مارا ز دل خویش فراموش نہ سازی　　روزے کہ فراموش نمایند اب و عم را
سید تو میندیش و مشو مضطرب الحال　　داری بسرت سایہ فلکن فخر امم را
یا رب بہ دلم بست تمنا ز سر لطف　　مقبول بہ تعجیل کنی ملتمسم را
در بیت شرف آید و چوں صبح کشاید　　خورشید امامت ز سر عزم امم را

روح اجتہاد

جناب مولوی سید علی یاور صاحب صدرؔ اجتہادی مرحوم

حاکم ملک شریعت حضرت غفرآں مآب　　جن کے بحر علم سے ہے آج دنیا فیضیاب
تاجدار کشور دیں گوہر بحر علوم　　جن کی خاک پا کے ذرے ضوفشاں مثل نجوم
خسرو ملک معانی حامل شرع متیں　　متقی و زاہد و صابر رئیس العابدیں
آپ ہی تھے ہند میں روح روان اجتہاد　　کر دیا روشن چراغ خاندان اجتہاد
جنگلوں کی خاک چھانی طے ہوئی راہ عراق　　خود گوارا کر لیا دل پر اعزا کا فراق
سختیوں کا راہ غربت کی نہ کچھ بھی غم کیا　　شوق علم دیں ہر اک منزل پہ اور افزوں ہوا
مختصر یہ ہے دل بیتاب لے پہونچا وہیں　　آج ہے جس سرزمیں پر خوابگاہ شاہدیں
ایک دن یہ پیر و شاہنشہہ گردوں نشیں　　کر کے حاصل کل علوم دین ختم المرسلیں
ڈھونڈھنے نکلا وہ یوسف اپنی منزل کا نشاں　　مصر کا بازار تھا جس کے لیے ہندوستاں
سرزمین لکھنؤ پر آکے باعزّ و وقار　　اہل دنیا کے لئے قائم کی اپنی یادگار
کچھ ہی دن میں چرخ کج رفتار نے بدلی جو چال　　ہو گیا افسوس اس مہر شریعت کو زوال
تیرہ و تار اس کے اٹھ جانے سے کل عالم ہوا　　ذکر کیا اپنوں کا گھر میں غیر کے ماتم ہوا
تھا وہ اک شمع ہدایت اور زبان حق تھا وہ　　صاحب عزت تھا وہ اور دین کی رونق تھا وہ
قوم کیا یہ کم نہیں ہے تیرے مر جانے کی بات　　مٹ رہی ہے یادگار اس کی یہ ہیں جس کے صفات
ہنس رہے ہیں غیر تجھ پر تجھکو حس ہوتا نہیں　　کیوں نہیں ہوتی عرق آلود غیرت سے جبیں
جس زمانہ میں وہ مہر پر ضیا تھا جلوہ گر　　رہتے تھے روشن برابر نور سے شام و سحر
صدرؔ اس کے وصف عالی کس زباں سے ہوں بیاں　　صفحۂ قرطاس پر بس روک لو کلک رواں